تربت حسینی کی فضیلت

<"xml encoding="UTF-8?>

زمین کربلا کی شرافت اورتربت حسینی کی فضیلت

اس کے عظیم اثرات کے متعلق بہت سی روایتیں موجود ہیں۔ہم ذیل میں فضیلت تربت کی دو روایتوں اور توہین کے برے اثرات پر مبنی دو واقعات بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔
جناب شیخ مفید کے استاد شیخ ابن قولویہ اپنی کتاب کامل الزیارت میں اپنے استاد کے حوالے سے محمد بن مسلم سے روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے میں مدینہ منورہ گیا اور وہاں بیمار پڑگیا۔حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے اپنے غلام کے ساتھ ایک برتن میں تھوڑا سا شربت جس پر رومال ڈھکا ہوا تھا۔میرے لئے بھجوایا ۔غلام نے کہا اس دوائی کو پی لیں ۔امام (علیہ السلام) نے مجھے حکم دیا ہے جب تک آپ اس دوا کو نہ پئیں میں واپس نہ جاوٴں ۔میں نے غلام کے ہاتھ سے لے وہ دوا پی لی ۔وہ ایک خوش مزہ ٹھنڈا شربت تھا جس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی ۔غلام نے کہا حضرت کا حکم ہے دوا نوش کرنے کے بعد ان کی خدمت میں حاضری دیں۔ میں نے تعجب کیا کہ میں حرکت پر قدر نہیں پیروں پر کھڑا نہیں ہوسکتا کیوں کر آپ کی خدمت میں جاسکوں گا؟

لیکن جیسے ہی میں نے شربت کو گلے سے اتارا گویا جکڑے ہوئے زنجیر سے آزاد ہوگیا۔میں اپنے پیروں پر چل کر در دولت امام (علیہ السلام) پر حاضر ہوا اور داخل ہونے کی اجازت چاہی ۔امام نے فرمایا۔صبح الجسم فادخل تیرا بدن صحت یاب ہوا اب داخل ہوجاوٴ۔
میں گریہ کناں بیت الشریف میں داخل ہوا۔امام (علیہ السلام) کو سلام کیا۔آپ کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دیا۔فرمانے لگے اے محمد کیوں دو ر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا مولا میری جان آپ پر فدا ہو میں اپنی کمی قدرت ،غربت اور راہ کی دوری۔آپ سے جدائی اور آپ کی خدمت میں حاضر رہنے کی کمی سعادتی پر رورہا ہوں اور بار بار دیکھ رہا ہوں۔
فرمایا دیکھو قدرت و توانائی کی کمی سے ہمارے چاہنے والے شیعیان تمہاری طرح مشکلات اور مصیبتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔لیکن جہاں تک تمہاری غربت کا تعلق ہے تو مومن اس دنیا میں شر پسند لوگوں کے درمیان غریب ہی غریب ہے یہاں تک کہ وہ رحمت خدا سے پیوستہ نہ ہوجائے ۔لیکن تمہارا یہ کہنا کہ میرا مکان مدینہ سے دور ہے تو تمہیں چاہئے کہ حضرت ابی عبدا للہ الحسین کی پیروی کرو کہ مدینہ سے دور نہر فرات کے کنارے خوابگاہ ابدی میں ہیں ۔باقی رہا ہماری محبت اورشوق دیدار کی تمنا۔پس خداوند کریم تمہارے دل کی کیفیت سے آگاہ ہے وہ تمہاری اس نیک نیتی کی صلہ یقنیاً عطا فرمائے گا۔
اس کے بعد فرمایا کیا امام حسین (علیہ السلام) کی قبر کی زیارت کو جاتے ہو؟
میں نے عرض کیا ۔ہاں مگر بہت ڈر اور خوف کے ساتھ ،فرمانے لگے۔ماکان فی ھذا اشدفالثواب فیہ علی قد الخوف(نفس المہموم ص۲۹۴) خصائص تالیف شیخ شوشتری)جتنا خوف اورسختی ہو گی اس کا ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ اس سفر میں جس کو خوف زیادہ ہوگا وہ روزقیامت کی ترس سے محفوظ رہے گا۔اور گناہوں سے پاک

ہو کر واپس لوٹے گا۔مزید ارشاد فرمایا تم نے اس شربت کو کیسا پایا۔میں نے کہا گواہی دیتا ہوں کہ آپ اہل بیت رحمت اور اوصیاء کے وصی ہیں۔جس وقت غلام شربت لے کر آیا مجھ میں اتنی قوت نہیں تھی کہ پیروں پر کھڑا ہوتا۔ میں اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔جب میں نے وہ شربت پیا تو میں نے محسوس کیا کہ میں نے اس سے پہلے اتنا خوش مزہ،سرد اور خوشبودار شربت کبھی نہیں پیا تھا۔

غلام نے کہا میرے مولا نے فرمایا کہ میرے پاس چلے آؤ میں نے طے کر لیا چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے میں اس حال میں بھی جاؤں گا۔جب میں روانہ ہو ا تو مجھے محسوس ہوا گویا میری بیماری دور ہوگئی میں اس خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آپ کو شیعوں کے لئے سبب رحمت قرار دیا ہے۔فرمایا ان الشراب الذی شربتہ من طین قطر الحسین (علیہ السلام) وھو افضل مااستثقیٰ (کامل الزیارت تالیف ابن قولویہ)تم نے جو شربت پیا وہ قبر حضرت حسین (علیہ السلام) کی مٹی سے تھا وہ بہترین شئے ہے جسے میں شفاء کے لئے استعمال کرتا ہوں خبردار کسی چیز کو اس کے برابر نہ سمجھنا ہم اسے اپنے بچوں اور عورتوں کھلاتے ہیں اور اس سے بے شمار خیروبرکت محسوس کرتے ہیں۔میں نے عرض کیا میری جان آپ پر فدا ہو ہم بھی اسے اٹھا کر اپنے لئے طلب شفاء کریں گے ۔آپ نے فرمایا جب لوگ اس تربت کو اٹھا کر حایر حسینی)حدود کربلا) سے باہر نکل جاتے ہیں تو اس کی حفاظت میں احتیاط نہیں کرتے اور محفوظ طریقے سے باندھ کر نہیں رکھتے ہیں۔ایسی صورت میں ہر جن وجانور اور دوسری مخلوق جو کسی تکلیف میں مبتلا ہو اسے سونگھتے ہیں تو اس کی برکت دوسرے حاصل کر لیتے ہیں۔لیکن جس تربت سے شفاء ہوتی ہے اس کو اس طرح نہیں چھوڑنا چاہئے جس سے اس کا اثر زائل ہو ۔اگر حفاظت میں غفلت نہ ہو تو اسے اپنے بدن سے مس کر ے یا اسے کھائے اسی وقت شفاء پاجائے گا۔ تربت بالکل حجر اسود کی مانند ہے جو ابتداء میں سفید یاقوت کی طرح چمکتا تھا جو بیمار اپنے آپ کو اس سے مس کرتا اسی وقت شفا یا ب ہو جاتا۔چونکہ بیماریو میں مبتلا اہل کفر و جاہلیت اپنے آپ کو اس سے مس کرتے تھے اس لئے اسکا رنگ سیاہ پڑھاگیا اور اس کے اثر میں کمی واقع ہوگئی۔

میں نے عرض کیا میری جان آپ پر قربان ہو تربت مبارکہ کو کیسے اٹھاؤں اور محفوظ رکھوں۔ ا مام (علیہ السلام) نے فرمایا تم بھی ترتب کو دوسروں کی مانند اٹھاتے ہو کسی چیز میں محفوظ کئے بغیر اپنے میلے تھیلے میں ڈال دیتے ہو اس طرح اس کی برکت ختم ہوجاتی ہے۔

میں نے عرض کیا مولا آپ درست فرماتے ہیں پھر فرمایا میں اگر تھوڑی تربت تمہیں دے دوں تو کس طرح لے جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا اپنے کپڑوں کے درمیان رکھ کر لے جاؤں گا۔آپ نے فرمایا اسی قرار داد کے مطابق جب تم واپس جاؤ تو اسی شربت سے جس قدر چاہو پیو اور تربت ساتھ نہ لے جاؤ کہ تم سے اس کی حفاظت نہ ہوسکے گی۔آنحضرت نے اس شربت کومجھے دو مرتبہ پلایا اس کے بعد کبھی اس درد بیماری میں مبتلا نہیں ہوا۔(مستند الشیعہ ص۲۰۲۔لئالی الاخبارص۴۲۵کلیات مفاتیح الجنان ص۸۷۰ ملاحظہ فرمائیں)

جنازہ کے ساتھ تربت رکھنا۔

ایک زنا کر عورت تھی وہ جب بی زنا سے بچہ پیدا کرتی تو اپنے خاندان کے خوف سے اسے تنور میں جلادیتی۔اس کی ماں کے علاوہ کوئی دوسراشخص اس بدکاری سے واقف نہ تھا۔جب مرگئی اور اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اسے قبول نہ کیا اور اسے قبر سے باہر نکال پھینکا۔کسی اور مقام پر دفن کیا گیا وہاں بھی اس کے ساتھ یہی حال رونما ہوا اس کے خاندان والوں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) کو اس واقعہ کی خبردی امام نے اس کی ماں

سے پوچھا تیری بیٹی نے دنیا میں کیا کیا گناہ کئے ؟ جب اس کی ماں نے اس کے گناہوں کی تفصیل بیان کی تو امام نے فرمایا۔زمین ہر گز اسے قبول نہ کرے گی کیوں کہ وہ مخلوق خدا کو اس عذاب میں مبتلا کرتی تھی جس کا حق صرف خدا ہی کو ہے(آتش جہنم میں جلانا صرف رب العالمین کا مختص عذاب ہے کسی اور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مخلوق خدا کو آگ مین جلائے)پھر فرمایا اس کی قبر میں تھوڑی سی تربت امام حسین (علیہ السلام) رکھ دو ۔لوگوں نے ایسا ہی کیا اس کے بعدزمین حرکت میں نہ آئی اور اسے قبول کیا۔(مستند الشیعہ کتاب طہارت ص۲۰۲)

تربت کے ساتھ میت کی تجہیز

قبر میں میت کے چہرے کے سامنے تھوڑی مقدار میں تربت حسینی رکھنا مستحب ہے۔ میت کو حنوط دیتے وقت معمولی مقدار اس تربت شریفہ کا کافور میں ملانا بھی مستحب ہے۔ لیکن صرف پیشانی اور دونوں ہاتھوں کو تربت سے مسح کیا جائے۔دونوں گھنٹوں اور پاوٴں کی بڑی انگلیوں کو فقط کافور سے مسح کیا جائے کیونکہ گھنٹوں اور انگلیوں کوتربت سے مسح کرنا احترام کے منافی ہے۔

تربت ہر بیماری کا علاج ہے

شیخ طوسی اعلی اللہ مقامہ امالی میں اپنے مشائخ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ محمد ازدی نے کہا میں مدینہ کی جامع مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور میرے برابر دو آدمی بیٹھے تھے جن میں سے ایک سفری لباس میں ملبوس تھا وہ دوسرے سے کہہ رہا تھا حضرت حسین (علیہ السلام) کی تربت ہر بیماری کے شفاء ہے۔میں ایک بیماری میں مبتلا تھا۔اور کسی دوا سے افاقہ نہیں ہو رہا تھا اور زندگی سے ناامید ہو چکا تھا۔موت سامنے نظر آنے لگی کہ ایسے میں کوفہ کی رہنے والی ایک بوڑھی عورت میرے پاس آئی۔میں اس وقت بیماری کی شدت سے درد وغم کے عالم میں مبتلا تھا وہ مجھ سے کہنے لگی میں دیکھ رہی ہوں روز بروز تمہاری حالت متغیر اور تکلیف میں اضافہ ہو رہا ہے۔میں نے کہاہاں!ایسا ہی ہے۔کہنے لگی اگر چاہو تو میں تمہارے اس مرض کا علاج کروں اور نجات دوں میں نے کہا معالجہ کی ضرورت ہے۔اس نے ایک برتن میں پانی ڈال کر مجھے دے دیا۔میں نے جیسے ہی ہو پانی پیا اسی وقت تندرست ہو ا گویا کبھی بیماری نہ تھا۔

چند ماہ گزرنے کے بعد عورت دوبارہ میرے گھر آئی۔اس کا نام سلمہ تھا میں نے اس سے خدا کی قسم دے کر پوچھا وہ دوا کیا تھی جو تم نے مجھے دی تھی؟ کہنے لگی میں نے اس تسبیح کے ایک دانہ سے جواس وقت میرے ہاتھ میں ہے تیرا علاج کیا۔ میں نے پوچھا اس تسبیح کو خصوصیت کیا ہے؟تو کہنے لگی یہ حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی قبر مبارک کی خاک ہے۔

میں نے اس سے کہا اے رافضیہ تو نے میرا علاج حسین کی قبر کی مٹی سے کیا؟ وہ عورت غضبناک حالت میں میرے پاس سے اٹھ کر چلی گئی اس وقت میری بیماری لوٹ آئی۔بیماری کی شدت اب اتنی بڑھ گئی کہ مجھے اپنی موت کا یقین ہو گیا۔

یہ واقعہ کتنا عبرتناک ہے! ہونا تویہ چاہیے تھا کہ اس کرامت کو دیکھ کر اس کی بصیرت میں اضافہ ہو جاتا وہ

حق کو پہچان کر اس کی پیروی کرتا لیکن اس کے بجائے تربت مقدس کی توہین کی اور فوراًاس کی برکتوں سے محروم ہوا اور دوبارہ بیماری میں مبتلا ہو کر اس آیت کا مصداق قرار پایا۔ وننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمتہ للمومنین ولا یزید الظالمین الاخسارا (سورہ اسراء آیت ۸۲)اور ہم قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے سراسر شفاء اور رحمت ہے مگر نافرمانوں کے لئے گھاٹے کے سوا کچھ فائدہ نہیں۔

سعد ی نے کیا خوب کہا ہے آب باران رحمت الہی ہے اس کی لطافت و پاکیزگی میں شک نہیں لیکن اگر اس کے قطرے صدف میں گریں تو قیمتی موتی اور سانپ کے منہ میں گریں تو زہر قاتل بنتے ہیں۔